UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226135

UNIVERSAL
LIBRARY

هذه هدیٰ طالب المحتاج من نفسه عفا الله

حسب فرمائش شیخ زین الدین تاجر کتب دوکان بازار شہنشاہی

جہاد اکبر

بتعاقب کاتب الحروف منشی محمد عظیم خان ساکن سہارنپور

در مطبع مطلع الانوار منشی گورامل لکسرائے
سہارنپور
طبع شد

الٰہی بہت مجھ سے شرمندگی
کہ بن آئی مجھ سے نہ کچھ بندگی
میں شرمندہ ہوں ای اس عقل سے
کہ غافل رہا جو یہ وصل سے
خبر دو کہ جو بندہ بیدار ہو
بچے نار اکو نہیں سب خار ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الہی تو ہے وحدہ لا شریک — بنایا ہے تو نے ہر ایک شی کو ٹھیک
عدم سے تو ہستی میں لایا ہمیں — یہاں آب و گل میں پھنسایا ہمیں
ضعیفی سے ہمکو توانا کیا — تھے نادان ہم تو نے دانا کیا
کری ہم پہ نازل یہ روشن کتاب — کیا اوسمیں امر و نہی کا خطاب
کہ نیک اور بد میں ہمیں تمیز — رہے اپنی غفلت سے ہم بے تمیز
رہی وہی ہم پر کرم کی نظر — وہ نور ہدایت رہا جلوہ گر
ہے روشن اگرچہ ہدایت کا نور — ولی کیا ہو حاصل کہ ہیں ہم تو کور
عطا کر وہ بینائی ہمکو الٰہ — ملے جس سے ہمکو ہدایت کی راہ

مناجات بجناب قاضی الحاجات

الٰہی میں بھٹکا بہت دربدر — ترے در پہ آخر پڑا آن کر
کہاں جاؤں تیرے سوا کون ہے — کروں کس سے جا التجا کون ہے
الٰہی نہ تیرے سوا ہو جسے — نہ ڈھونڈھی تجھے پردہ دھونڈکی
الٰہی نہ جانے تیری قدر آہ — کری عمر لہو و لعب میں تباہ
ہے افسوس عمر جوانی چلی — جوانی تو کیا زندگانی چلی
کہ سے میرے تو گذرے گذری اگر — الٰہی میں لائق ہوں اسکی مقر
الٰہی ہے کیا تیری رحمت کا جوش — کہ دیکھے گنہ اور رہو پردہ پوش
الٰہی میں بے ہوش غفلت میں ہوں — الٰہی بہت اس سے خجالت میں ہوں
الٰہی ہر ایک آن حاضر ہے تو — میں کرتا ہوں جو فعل ناظر ہے تو
بیاں کیا کروں اپنی شرمندگی — کہ دیکھے ہے تو یہ میری زندگی
الٰہی گنہگار شرمندہ ہوں — الٰہی بہت ہی بُرا بندہ ہوں
الٰہی خبر لے میری تو شتاب — ہوا حد سے زیادہ بس اب تو خراب
الٰہی ہوا ہوں سراپا خطا — نہ بخشے تو کیا ہو میرا حال کیا
ہوں گر نیک یا بد ترا بندہ ہوں — تری در پہ آخر سر افگندہ ہوں
ہوں بس بندہ کہنے سے شرمندہ سخت — نہ نیک کا بندہ ہو نیک بخت

گنہ میرے اور تیری بخشش بھلا
برابر کہاں ہو سکا اے خدا

الٰہی کہاں جرم و بخشش کہاں
کہاں تیرہ خاک و کہاں آسمان

کہاں ظلمت شب کہاں آفتاب
کہاں ہے سیاہی کہاں ماہتاب

میرا عذر ہو رب الٰہی قبول
مجھے خوار و رسوا نکر اور ملول

بہت جو پھرا کے میں آ نکر
الٰہی تیرے در پہ رکھا ہے سر

نہ مرلو جھکاؤں کہیں جا کمیں
سوا تیرے درگاہ والا کی میں

بھرے میں گناہ جہل اور سہو سے
اور اس حرص نفسانی و لہو سے

ولے تیری رحمت سے امید ہے
بدی کی عوض مجھکو نیکی ملے

گنہ میرے جانے ہی تو علم سے
کرے پردہ پوشی سدا حلم سے

نہ سو کیا ہی جو تو نے یہاں
الٰہی تو رکھیو شرم میری وہاں

الٰہی ہمارا بد و نیک اب
ہے کیا چیز آگی تیری میرے رب

بڈاری مجھے یا بلاوی سب مجھے
الٰہی چھوڑ دنگا در کو تیرے

کہاں جاوی اب بندہ تیرا بتا
کسے ڈھونڈے جو بندہ تیرا بتا

نہ تو نے سنی گر میری التجا
الٰہی کروں عرض پھر کس سے جا

الٰہی برا یا بھلا ہوں تیرا
سوا تیرے ہی کون تبلا میرا

۴

الٰہی تو ہے شاہ اور یہہ گدا
الٰہی تو مولا یہہ بندہ تیرا

الٰہی تو راحم یہہ مرحوم ہے
تو ہی دادگر اور یہہ مظلوم ہے

الٰہی یہہ عبد اور تو معبود ہے
الٰہی تو ہے اسکا مقصود ہے

الٰہی یہہ طالب تو مطلوب ہے
الٰہی محب یہہ تو محبوب ہے

الٰہی تو کر اسکی حاجت روا
بحق محمد شہ دوسرا

الٰہی دعا ہو اب اسکے قبول
بحق صحاب اور آل رسول

نعت شریف

محمد ہے ممدوح ذات خدا
محمد کا ہو وصف کس سے ادا

محمد سا مخلوق میں کون ہے
اوسیکا طفیل ہے یہاں جو کچھ ہے

نہ پیدا اگر ہوتا احمد کا نور
نہ ہوتا دو عالم کا ہرگز ظہور

محمد خلاصہ ہے کونین کا
محمد وسیلہ ہے دارین کا

محمد کی طاعت جہاں میں ہے
محمد کی طاعت ہے جان کا فرض

پڑے کفر اور شرک میں ہم سبھی
محمد ہے ہمکو راہ رب

گرفتار تھے نفس و شیطان کے ساتھ
محمد نے دی ہمکو اونسے نجات

خبر دی رہ دین و ایمان ہے
کہ تا ہم بچیں نفس و شیطان سے

۵

[illegible]

جواب دینا نفس کا

[illegible]

علاج اوسکا جو بے تبا تا ہو نہین　　تمہین لو سید تا سمجھا تا ہو نہین

کرو گی گر بسیہ عمل جان سے　　رہو گی بچی نفس شیطان سے

بیان حال اپنا کرتا ہو نہین　　کہ جس فکر مین روز رہتا ہو نہین

مجھے آگیا جو خیال ایک رات　　لگا سوچنی اپنے دلمین یہ بات

کہ افسوس غفلت مین جاتی ہی عمر　　سدا کوس رحلت بجاتی ہی عمر

مجھے فکر کل کا ہوا آج یون　　کہ کی دولت عمر برباد کیون

نسویا شب اس فکر مین ایکدم　　رہا رات بھر اس مین چشم نم

اسی مین گئی رات ساری گذر　　شنش و پنج کرتا رہا تا سحر

٦

تنبیہ کرنا اور ڈانٹنا نفس مردود کو

کہا نفس کو آخرش مین نے رات　　کہ کیا ہو گیا تجھکو اے بد صفات

خبر حال کی اپنی تجھکو نہین　　کہ آیا تھا یہان کسلئے ای لعین

کیون آیا ہی یہان کیون تو پیدا ہوا　　کدہر جائی گا اس پہ شیدا ہوا

تبا تجھسے کیا حق کو منظور تھا　　یہان آکے کیا کام تمنے کیا

تجھے جسلئے حق نے پیدا کیا　　تبا اوسمین یہان آکے کیا کیا کیا

کیا حق نے پیدا تجھے جسلئے　　نہین کرتا وہ کام تو کسلئے

[illegible]

گناہونکی ہے دلمین الفت ہری
تو اسن جہل اور گمرہی سے انکل
کہا تنگ مت کر تو اتنا مجہے
کہا حق نے مجہکو ظلوما جہول
کہا مین وہ ہی حجت بیفروغ
ظلوما جہول حق نے تجہکو کہا
کیا تجہکو آگاہ اس واسطے
مت اسپر تو اتنا اب اصرار کر
کسیکو اگر کہئے جاہل ہے تو
نہ تجہسا کہے یہہ کہ جاہل ہو نمین
گدہے کے جو چابک لگے خوب سے
اور ہووی اگر آپ نیکو نہاد
یہہ سنکر وہ شرمندہ ایسا ہوا
جو اسنبات سے اوسکو دیکہا خموش
اب اور ایک چابک لگا جلد تر

فریب حق کو دیتا ہی تو ای شقی
طریق شریعت پہ چل ای دغل
مین لاچار ہون حق کی تقدیر سے
نصیحت سے تیری ہوا اب کیا حصول
میری سامنے آتا ہی است دروغ
کہ ہی عیب اور نقص تجہمین چہپا
اہا تو گناہون سے بچتا رہے
نہ مغرور ہو کام کا کار کر
تو وہ جہل سے بہاگی بے گفتگو
پڑہو کسطرح علم کامل ہو نمین
تو وہ اور چلنی مین ہوتا ہی سست
اشارہ سے چلتا ہی وہ مثل باد
گویا اوسکی تن سے ہوئی جان ہوا
مین جانا کہ کچہہ اوسکو آیا ہی جوش
کہ شاید یہہ آوی کہین راہ پر

کہا مین کہ ای نفس بد بخت
عمل بد مین جو ہو گیا مبتلا
ہوا وہ دور رحمت سے وہ بر ملا
خدا کا غضب اوسپہ نازل ہوا
عمل نیک پر جسکو قائم رکہا

نجانے تو گر حق کی تقدیر کو
کہا حق نے کب تجھسی ای بے شعور
کہا ہی ولی حق نے یہہ تجلیل
کہا تہا خدا نے جو کچھ تجھکو یار
ہے تف تیری عقل اور فہمید پر
کہا سیکڑون نے عمل خوش کرے
کر ابلیس و بلعم کے اوپر قیاس
اگر عمر ساری عبادت کرے
مرے کفر مین ور عمل ہوی حبط
کہا مین اسی سے تو رکھتا ہی ڈر
ہوا عمر مین ایک نسی جو ایک قصور
نکی کچھ عبادت پر اونکی نگاہ
سمجھ لے یہہ ہی بے نیاز یکی شان
ہزار ہان نبی اور ولی بے حساب
کروڑون مسلمان طاعت گزین

رضا کا نشان ڈھونڈھ گمراہ نہو
کہ دوزخ مین کہو لگا تجھکو ضرور
رضا کی نشانی ہے اچھے عمل
ہوا و ہوس سے گمراہ تو نہ ہار
خیال عبث پر خو باندہی کمر
جو تقدیر بد ہے سو کافر مرے
اسی سے میرے دلمین ہین ہو ہراس
جو اوی قضا بد شقاوت کرے
اسی فکر سے عقل ہے میری خبط
کہی تو نے دو عابد و نیر نظر
کیا حق نے درگاہ سے اونکو دور
کیا ایک گنہ سے اونہین تو تباہ
کرے ایسے بندونکو جو بے نشان
عبادت سے حق کے ہوی کامیاب
ہوی حق کے مقبول اور کاملین

ہے اللہ بیشک غفور اور حلیم
ولیکن ہے قہار بھی ای لئیم

کہ ہے بخشش اور قہر بھی یکسان
جمال اور جلال اوسکی ہی دو نشان

کرے سہو و غفلت سے گر تو گناہ
اور ہو جاوی تجھسے خطا گاہ گاہ

تو بخشے تجھے وہ کہ غفار ہے
نہ بخشے اگر چاہے قہار ہے

ہے تو ایکطرف اپنی آرام کو
نہ سمجھا وے اوسکے انجام کو

کرے جہل و طغیان سے بیکار تو
گناہونپہ کرتا ہے اصرار تو

کرے ہی گناہ آہ بے خوف و ڈر
نہین عجز و زاری کا تجھہ مین اثر

جو ہو ایسا گمراہ سرکش کہین
خدا کی وہ بخشش کی قابل نہین

ذرا کرکے توبہ کر اچھے عمل
خدا کے لئے مت پڑ اندر خلل

کر اچھے عمل یار شام و پگاہ
اگر ہو گیا کوئی تجھسے گناہ

یقین جان اوس وقت ہی وہ کریم
کہ یہہ اوسکی عادت ہی جاری قدیم

ملایک کو گر خزانہ مین گنج
تو کب اور کہیتی کا چہوڑینگے رنج

بھلا جہل ہوا اس سے زیادہ کیسے
بس اب چہوڑ حیلہ رہ راست لے

کہا اوسنے مجھ پر نکر تو جفا
تیری ہی خودی مین سراسر خطا

مین نیک عادت اوسکی کو ہون جانتا
ہون عفو و کرم اوسکا پہچانتا

گنہ ہو جب اگر تجھ سے مثل کوہ گران
ولے اوسکی بخشش ہے مثل آسمان
گناہ ہو بیشک زیادہ ریگ زمین
وہ اللہ ہے بخشنے والا ...
کہا مین ... ارادہ
بلا ایسی ... غفار ہے
... رحیم اور رحمان
... یکسان

9

وسے عیب پنہان ایسے عفو کو
کیا تو نے آزردہ اسے زشت خو
جو ہو ایسا محسن ارحم الراحمین
وہ آزردہ کرنے کے قابل نہین
جو چاہے ہے تو حق ہی نیکو صفات
تو دوست حاقی سے اور نیک ذات
وفادار سے بھی کرے ہے گناہ
خطا پر خطا تو کرتا ہے آہ
ہو ذات ایسی غفور اور حلیم
وہ لائق عبادت کی ایسے ہی ہم
درست ذات ایسی کو آزردہ تو
وہ گردن زنی کی ہے لائق نہ ہم

[illegible]

سزا ایسی بدذات کی ہے یہہ جان	کہو تعزیر مین اسکا مکان

نفس سے عاجز اور تنگ ہو کر جانا اپنا طرف سلطان روح کی اور مدد چاہنی

جو دیکھا کہ ہے اوسکی حجت قوی	گیا آخر تن مین طرف روح کی
کرے عرض جا کر کہ ای نیک بخت	تجھے ملک تن کا ملا تاج تخت
خلیفہ ہے اس ملک مین حق کا تو	پوچھ بہر حق میری فریاد کو
کیا تنگ ہی اس شقی نے مجھے	پکڑ جلد اور مار گردن اسے
کہا یہہ کمینہ کہان مین کہان	مقابل ہون اسکی میری کیا ہی سان
کہا مین کہ کیا چاہتا ہی یہہ تو	کہ لیوی یہہ باغی تیرے ملک کو
رعیت سے محصول لیوی بزور	زمین بدن مین پڑی شر و شور
کرے ہفت اقلیم تن مین میرے	تصرف سلط بہت ظلم سے
اگر تخت دل پہ گیا بیٹھہ آہ	رعیت کو کردیگا دم مین تباہ
یکایک وہ لے لوٹ تیری امیر	کرے قتل یا رکھے اونکو اسیر
تیری سب امیرونکو بہکا کے وہ	کرے ملک تن مین عمل آکی وہ
رہے پھر یہہ کب شان و شوکت تجھے	دکھاوی بہت سی وہ ذلت تجھے
تجھے حق نے کیون ہی خلیفہ کیا	یہہ کیون بادشاہی رتبہ دیا

[illegible]

۱۰

[illegible]

نفیست نہین جانتا ہے وہ کیون
کہ مین پیچ پر کہا ہے اوسکو جو لطف ان
جو رسوفن اپنی ہر آجاؤن مین
تماشا دکہاوے وہ ہمین وکہلاؤ زمین
سے دون ملک فساد البیلا او زمین نہ
سے کہا ہی آگے او رہی ہی سامان جنگ

جو ہو جاوے حاجز تو پہر یون کرین	رکہے شرع کے بند و زنجیر مین

خبر کرنے جاسوس وسواس کے نفس کی طرف سے ملک تن مین ہتا ہی نفس کو

تہے اسمین کہ جاسوس وسواس نام	کہ تہا نفس سے ملک تن مین مدام
سنی چہپ کے جو یہہ حکایت تمام	کرے نفس سے جا شکایت تمام
کہا کیا تو سووے کہ سلطان روح	شہ ملک دل وہ مہر فتوح
کرے ہے ترے قتل کے واسطے	تمام اپنے لشکر کو آراستے
کوئی دم مین لیویگا تجہکو پکڑ	شریعت کی زنجیر مین لے جکڑ
یہہ سنکر خبر نفس نے رو دیا	اسی فکر مین جانکو کہو دیا
کہا ہائے تدبیر اب کیا کرون	کہ تا ہاتہہ سے اوسکے جیتا رہون
ولیکن بمقدور کوشش کرون	کہ تا اوسکے صدمہ سے بچتا رہون
کہ ومین ہی اب اوتہی لڑنیکا فکر	عدو نے اپنے جہگڑنیکا فکر
کرون اسطرح مین بہی سامان جنگ	جسے دیکہہ فوج اوسکی ہو جاوے دنگ
جو اپنی شجاعت دکہاؤن اوسے	عدم کا مین رستا بتاؤن اوسے
بہلا ملک تن چہوڑ جاؤن کہان	مین روز ازل سے ہون قابض یہان
سنو رہزنیکا ہے میرے اشعار	فساد اور فتنہ میرا کاروبار

زبانان ہی کا ہین تہین نام
پہ رہا ہی جو وہ
یہ کہان کا سوز ابتدا کلام
یہی لب ادہر سہی اب
کہ سلطان روح کی ہے بہی نشان ہے
یہین لیکر اوسکی سپہ آسمان ہے

11

۹ شیطان نکلے قدیمی وزیر
کہ ہر کام مین ہے ہمارا مشیر
بلا کر کے اوسکی کرون وہ صلاح
کہ جس بات مین ہو ہماری فلاح
یہہ سنتے ہی ابلیس آیا ادب
بجا لایا آداب شاہانہ سب
کہا لطف سے بزرگی نامدار
ہماری ہون مشکل بر آسان کار
ہم امانت نہ یہہ کار دشوار ہے
کہو جسکو ایسا دل افگار ہے

ہوا آسان سب اوسکا اقبال سے | پکڑ اوسکو لاؤن مین ہر حال سے
تیرے پاس لا کر کے ای ارجمند | کرون حرص کے قید مین اوسکو بند
امیر ہے تیری فوج مین حرص نام | کرے کار سلطان روح کا تمام
وہی بخشی ملک کافی ہے بس | خرابی کو اوسکی وہ وافی ہے بس
مین بھیجون اوسے تا تباہی کرے | سپیدی کو اوسکی سیاہی کرے
شہ نفس نے دیکھی خلعت اوسے | روانہ کیا ملک کو روح کے
جو تھی ملک تن کے نگہبان چند | کیا ہر طرف راہ کو اوسکے بند
رہ چشم سے آگیا ناگہان | لئے سات غصہ کی فوج گران

خبر ہوئی وزیر عقل کو اس معرکہ کی اور بھیجا امیر قناعت کو مقابلہ حرص سنگ کے اور حلم کو غصہ کے اور فتح ہوئی اونکی

وزیر خرد نے سنا یہ جو حال | ہوا فکر کا اسکی اوسکو خیال
امیر فنکو لشکر کے لیکر تمام | گیا روح کے پاس با احترام
کہا حال حرص او غصہ کا سب | کہ آئی ہین لڑنیکو یہ ہمسے اب
کہا شہ نے لشکر سے وہ جہان بین | کہ جو قتل ان مفسدونکو کرین +
کہا عقل نے ای شہ نامدار | مقابل مین اونکے پی کارزار

نقصہ کرنا نفس کا شیطان زیر مراد
تو تیجا انفس کا واسطے لڑائی سلطان

کرے سے عقل کو جا کی زیر و زبر — ہمارا وہ ہے دشمن بخت تر
جو ہوئی عقل شہوت سے مغلوب آج — تو ہووے کا ملک سارا تباہ
کہا لا او دیکہ کے خلعت امے — روانہ کرین جنگ کو روح کے

بہیجنا وزیر عقل کا امیر تقوی کو مع افواج شرم و حیا و صلاحیت کے مقابلہ شہوت سنگہ کے اور فتح ہونا امیر تقوی کے

وزیر ہنرور نے شہ روح کو — خبر یو بہیجا اس حال کے یار جو
کہا خاص او بخش ہی ملک کو — کہ تقوی ہے جسکا لقب ہید و
ہو فوج صلاحیت او سکی مدد — کہ ہو فوج فسق و فجور او سکے رد
سپر تیغ شرم و قناعت کی لے — خبر جا کے اہل شقاوت کی لے
حیا جنگ او سکا جو ہی ایک وکیل — کرو او سکی ہمراہ او سی بدلیل
شہ روح کا حکم ہے او نکو ہو — کرین لشکر نفس کو قتل جو
غرض آ کے میدانمین قایم ہوئے — لڑائی کو آپسمین برہم ہوئی
لگا ہونے آپسمین جسوقت جنگ — زمین آسمان رہ گئی دیکہہ دنگ
کبھی یہ تہی غالب کبھی وے تہی — لگا ہونی یون ملک تن کا تباہ
پہر آخر ہوئے غالب عقل بصیر — کیا لا کے شہوت کو اپنا اسیر

۱۳۱

وزیر خرد نے زمین چوم کر
کیا عرض اے شاہ والا قدر
کہ یہ کام لائق نہین شاہ کے
جو ایسے کمینون سے جا کر لڑے
یہ ہو ملک مین تن کا مالک کمال
مین لیتا ہون اونکی خبر اس زمان
جو ہو ایک بندہ سے دشمن تباہ
عدو کے مقابل ہو کیون بادشاہ
کہ تا ملک تن سے ہو یہ فتنہ دور
مجہی بہیجئی اب کہ جاکر ضرور
کرون ایسا کام ہی کہ وہ ہو تمام
تہ تیغ کر کے سب فوج و لشکر تمام

تو پھر دیکھنا اس صف جنگ کو	کرون پانی مین اوس دل سنگ کو
ہے کیا روح کیا عقل دونون کو مین	کرون قتل یا قید دیکھو تو مین
یہ سنکر شہ نفس خوش ہو کی یار	ہوا جنگ کے واسطے خود سوار
لی گہ دمین تلوار غفلت کی ڈال	رعونت کا خود اور تیر ارتکے ڈہال
لیا نیزہ کر ہی اپنی ہات	ہوئی فوج فسق و فجور اوسکی سات
وستی کے گھوڑے پر ہو کے سوار	چلا مستعد ہوئے کار زار

اگاہ ہونا سلطان روح کا اس معاملہ سی اور بہیجنا وزیر عقل کو مع لشکر دین اور تقوی کے اور سپہ سالار بنانا دونون لشکرون کا

جو سلطان روح نے خبر یہ سنی	کہ آیا ہے لڑنیکو نفس دنی
اور ہی لشکر بیکران اوسکی سنگ	لئے خنجر و تیغ و تیر و تفنگ
وزیر خرد کو بلا جلد تر	کہا کھول دی سب خزانونکی در
نکل آوی سب لشکر دین و داد	زمین حسد سے اوکھاڑی فساد
ہے تکلیف مین نفس سے ملک تن	وزیر اوسکا شیطان ہی راہ زن
کسطرح ان دو کے کٹوا کی سر	جہنم مین داخل کرو سربسر
کمر باندہ لڑنیکو طیار ہو	کرو ترک جو کچھ تمہین کار ہو

وزیر خرد جنگ کو جب چلا | پڑا نفس کے فوج مین زلزلا

نکل کر کے جب آیا میدان مین | خلل آیا شیطان کی اوسان مین

جو خورشید خاور نے کی تیغ علم | ہوی ابر کے جوڑا لشکر بہم

ہوئی ہر دو جانب صف آراستہ | کھڑے مستعد جنگ کے واسطہ

امیرون نے لشکر لیے بار عب و شان | کئی آکے میدان مین قایم نشان

مقابل دو لشکر ہوئی جس زمان | پڑا شور اندر زمین و زمان

زمین بن گردش کرے سے آہ | ہوئی ایسی تیرہ خدا کی پناہ

ہوئی جب مقابل دلیران جنگ | ہوا پانی پانی دل کوہ سنگ

لگی چلنے جو تیغ تیر و تبر | ہوا خون کوہ و زمین کا جگر

لگا ہونے جس وقت آپس مین جنگ | زمین ہو گئی خون سی سرخ رنگ

تھے اس طرف خورشید روح جلوہ گر | اودہر ظلمت نفس با شور و شر

سپید و سیہ جمع آکر ہوئے | جون حبشی و رومی برابر ہوئے

کبھی کار نیک و کبھی کار بد | کبھی زہد و تقوی و گاہی حسد

کبھی فوج زنگی نفس لعین | لگالے تھے دل وے لڑ بغض کین

کبھی رومی روح سے باوقار | زمین بن ہوتا باغ و بہار

15

کہ جو کاٹ سر اوسکا لاوی مجہے
مقابل مین اوسکا مین بہیجون اوسے
[illegible]
ہمارا تو شیطان سے [illegible] [illegible]

رکہو اوسکو شامل لڑائی مین تم
کہو دشمن شوم تا ہاتے نسے گم

رہو دلسے معروف اسلام پر
کرو جی فدا اپنا اسلام پر

کہو ایسی ہمت کہ ہو زیب دین
کہ روشن ہو جستے بدن کی زمین

مثالہی کے کفر اور بدعات کو
شریعت کی ظاہر کرو بات کو

بہم ہوکے جا کر لڑو اس قدر
کہو نفس کا کار زیر و زبر

نجاہون کہ ہو قتل وہ زشت خو
پکڑ لاؤ زندہ میری روبرو

میرے پاس لاؤ اوسے تم پکڑ
شریعت کی زنجیر مین یون جکڑ

رکہون اوسکو قابو مین اپنی تمام
مین دوڑاؤن جس طرف چاہون مدام

اگاہ کرنا جاسوس نفس کا شیطان وزیر کو اس سے اور بہیجنا شیطان کا طول امل سنگہ کو واسطہ قتل کرنی عقل او وزیر کی زہر دیکر اور نا امید ہونا اوسکا

جو جاسوس نے نفس کے یہہ سنا
تو شیطان کی جا یا سر کو دہنا

کہا جا کے شیطان سے کیا ای وزیر
کوئی دم مین ہو نفس اوس تو اسیر

شہہ وہ نے یہہ کیا تمام
کہ دیوان تن بیر ہے جسکا نام

وزیر خرد کو کیا اوسکے سنگ
کہ تا دشمنو نکا کرے کار تنگ

شہہ نفس کو جا کے کہہ یہہ خبر
کہ اس فتنہ کا تو ہی کچہہ فکر کر

تو دیوان تن سے ہے مطلب مجہے
ہے منظور قتل عقل کا مجہے
خرد اپنے قابو مین ہووی اگر
تو وزیر بیکار ہو [illegible]
وزیر قم داور دیوان تن
کرون قید دونو نکو مین [illegible]

[illegible]

مطلع [illegible] شیطان لعین [illegible]

سلطان روح کو اس امر سے اور نگہبانی پیر عقل کے روح کو طول امل کی شر سے

جو رخصت ہو طول امل سنگ چلا
تو جاسوس دین نے سنا بر ملا

ہین جاسوس دین مفتیان یقین
خبر دی یہہ جا کر کہ اے شاہ دین

کہ یہہ آپ کا جو وزیر عقل ہے
اسی تیری ہر کام مین دخل ہے

خبر رکہیو اسکی تم ہر حال مین
عدو کی نہ پہنس جا کہین جال مین

وزیر اور دیوان ان کو مگر
نہ پہنچا وی صدمہ کوئی حیلہ گر

ندیکرے زہر انکو ماری کہین
پہر اوس وقت لین بلکہ تیری جبین

ہے لشکر مین ایک نفس کے حیلہ گر
کہ طول امل نام ہی اوس سے ڈر

ہے کار اوسکا پوشیدہ دشمن کشی
کرے غم الم وہان جہان ہو خوشی

ہے دشمن وزیر اور دیوان کا
نگہبان رہیو تم اونکی سدا

شہ روح نے جب یہہ قصہ سنا
تو اس بات کے فکر مین وہ لگا

کہ اب کوئی تدبیر کرنی ضرور
کسیطرح یہہ فتنہ ہو یہانسے دور

تہا جس کا سلطان کو اعتماد
بلا کر کہا اوسکو ای خوش نہاد

رکہو تم نگہبانی ہر آن کے
وزیر خرد اور دیوان کے

ولیکن جو وہ عقل کے پاس تھا — عدو کا نہ اوسپر تھی قابو چلا
وہی پاسبان چار اوسکو نگاہ — عدو لینے رکھتے تھے شام و پگا

نا امید ہوکی پھر نا طول امل سنگہ کا اور بھیجنا النفس کا حسد سنگہ اور بخل سنگہ اور ریا سنگہ اور عجب سنگہ کو واسطے لڑائی وزیر عقل اور دیوان کے

غرض نا امید ہوکی طول امل — گیا پاس شیطان کی بے خلل
کہا کہ میں خوب کوشش کری — پھری میری لیکن نہ خوشین بہری
کئی سیکڑون حیلہ اور داؤ مین — نہ آیا میرے کوئی پیر داؤ مین
مین کین گرچہ چھپ چھپ کے بہت بہیس — ولی میرا اونپہ چلا کچھ نہ بس
نہ اون دوستے آیا میری ایک بات — کہ تھی ہر گھڑی پاسبان اونکی ساتھ
نہیں پاسکتی انہیں چھپکے پیر — لومیں انمیں جاکے اونکی خبر
مین کرتا تہا جو کچھ کہ سب کر چلا — ولی میرا بس کچھ نہ اونپہ چلا
نہ کچھ مجھسے امید کچھ اب مگر — تو تدبیرے اپنی چاہی سو کر
جمع کرکے سب فوج و لشکر سیاہ — کر و جاکے روح و خرد کو تباہ
جو یہہ بات شیطان سنگہ نے سنی — گیا ہاتھ سے تاطرف نفس
حسد سے تہا پر وہ وزیر سیاہ — یہہ دی انفس کو جا صلاح تباہ

نکل کر کے شیطان وزیر عدو / ہوا آکے میدان مین جنگ جو
حسد بخل قایم کئے ایکطرف / ریا کو کہا کہ عمل تو تلف
کہا عجب کو مستعد یہان رہو / رہے اوس سے باقی تو اوسکو کہو
رہی روح کی جب شہ حسن عمل / تو پھر ملک مین اسکی ڈالو خلل
یہی چار امیر اب کرین جا کی جنگ / خرد پر ہا ایک سو سی پرسا دین تنگ

آگاہی پائی وزیر عقل نے اس واقعہ سے اور پہنچا امیر سخاوت کو مقابلہ مین بخل کے اور نصیحت اولیا کو حسد کی اور صدق واخلاص کو ریا کی اور خوف ورجا خدا کو عجب کے اور فتح ہوئی اسکے

وزیر خرد نے سنی یہہ خبر / کہ پھر مفسدون نے اوٹھایا ہی سر
جمع ہو کے سب دشمنان دغل / لگے ڈالنے ملک جان مین خلل
غرض سوچ کر اسنے با اہتمام / کیا جمع لشکر کو اپنے تمام
امیرون سے اپنی کئے انتخاب / یہی چار سردار والا جناب
امیر سخا کو کہا اے جوان / بخل سنگ کی لے خبر اس زمان
سخاوت سے ہو تو حبیب خدا / اور رہو بخل سے رنج مین مبتلا
نصیحت کہ ہے خصلت اولیا / حسد سنگ پر اوسکو قایم کیا

۱۹

کہا لاؤ دستور بے نور کو
کرتا دون سزا خوب اوس ذرہ کو
غضب سے کہا نفس نے ای خود پرست
کیا تو نے کیا جو ہوئی یہ شکست
کیا کار کیا تو نے ای روسیاہ
کرے فوج ساری کو آخر تباہ

نہ تجھسے ہوا کام کوئی درست
بنہایت بڑی تدبیر سست
الہی مجھے کی کسی نے شکست
میں عاجز ہو روں روح کی زیر دست
بہتر ہے چھوڑ اوسکی اطاعت کروں
میں اب صلح میں اوسکی ہمدم رہوں

شجاعت کو اپنی دکھانے لگے ۔ ندی نالے خونکی بہانے لگے
شجاعان دین جب ہوئے جنگجو ۔ پڑی نفس کی فوج میں ہائی ہو
ہوئی گرمی جنگ یہہ کیا کہوں ۔ لگے بہنے ہر طرف دریائے خون
یہان تک تو لڑکے کشتے ہوئے ۔ کہ ہر جا پہ کشتونکی پشتے ہوئے
غرض غالب آیا وزیر خرد ۔ ہوئی دونو مغلوب بغض و حسد
جو ایک لشکر دین نے حملہ کیا ۔ گئی بہاگ یکلخت عجب و ریا
کیا زور جب لشکر پاک نے ۔ لگی کفر کی فوج سب بہاگنے
کیا جب کہ مردان دین نے ہجوم ۔ گیا بہاگ سب لشکر نفس شوم
لڑے ایسے میدان میں پاؤں گاڑ ۔ دیا کفر و بدعت کو جڑ سے اوکھاڑ
شکست ایسی دشمن نے پائی تمام ۔ نلیگا کبہی پہر لڑائی کا نام
جو دیکہا یہہ شیطان ملعون نے حال ۔ لگا اوسکی چھاتی پہ پیٹنے ملال
چھپائی پر اوسنے بہت یہہ خبر ۔ ولے شہرہ اوسکا ہوا دربدر

خبر ہوئی نفس کو اوس شکست کی اور بہیجنا اوس اہل طمع کو اور حب جاہ اور حب دنیا اور فضول کام واسطے لڑائی وزیر عقل کے

پہر آخر کو جب نفس نے یہہ سنا ۔ تو سنکے حسرت سے سر کو دہنا

شہ روح نے شاہ والا جناب
[illegible]
[illegible]

[illegible]

کروں لشکرِ عقل و روح کو تمام — تیرے آگی لاؤں پکڑ اونکو غلام
زمین چوب کر الغرض عرض کے — عدو پر مجھے حکم ہو اس گھڑی
کہ لشکر کیے انسے نفسِ والاحسب — میں دون عقل اور روح کو جا اذ
غرض پھر آیا میدانِ جنگ — کرے تا خرد روح پر عرصہ تنگ
ہراول طمع کو بلا کر کہا — سواروں کو اپنی تو لے جلد جا
کہ کر سارے لشکر کے آگے جدال — طمع کا غبار اونکی آنکھوں میں ڈال
طمع کر لئی ہے عقل مندونکو کور — طمع سے پڑیں جالِ میں مرغ و مور
کنیا پیچھے قایم غرورِ لعین — کہ دشمن اودہر سے نہ جا کہیں
طرف دہنی ہو لشکرِ حبِ جاہ — اور ہو حبِ دنیا کی بائیں سپاہ
فضول کلام اب مدد کو رہے — جدہر جا ہٹی جا اودہر دوڑکے
جدہر دیکھی لشکر کے ہوتی شکست — اودہر جلد جاوی وہیں کر کے جست
غرض اسطرح سے کیا بندوبست — شہِ روح کو تا کہ دیوی شکست

بھیجنا وزیرِ عقل کا امیرِ توکل کو مقابلہ طمع کے اور خضوع کو واسطے غرور کے اور زہد تقوی کو حبِ دنیا کی اور علمِ فنا کو واسطہ جاہ کی اور خموشی کو واسطہ فضول کلام کے

وزیرِ خرد سنکے یہہ بے ہراس — گیا مصلحت کو شہِ روح پاس

٢١

امیر توکل سپہدار کو
امیر خضوع کو ہو حکم حضور
طرف بائین جا بند و تقوی کی فوج
طرف دہنی جا وہ امیر کبیر
کہ ہی یعنی علم فنا جسکا نام
فضول کلام اوسطرف سے اگر
امیر خموشی کو قایم کرو
ملے جس جگہ پر فضول کلام
شجاعت کی جا کر کے سب داد دین
ہوا آکے میدان مین پھر اژدہام
جوانان شجاعت دکھانی لگی
لگی کرنے مردان جان کو نثار
لڑائی تہی مردونکو سیر چمن
نہ مرنے سے کچھ اپنی ڈرتے تہی وہ
ہوا حملہ جب لشکر دین کا

طمع کی مقابل مین آگے کرو
کری دفع پیچھے سے فوج غرور
کہ تا دہی مٹا حب دنیا کے کہوج
کہری جا کے جو حب جاہ کو اسیر
کرے جاہ و عزت کو دم مین تمام
ہی تدبیر اوسکی یہہ اسوقت پر
سخن بیہودہ کرے قتل جو
کہری جا کے خاموشی اوسکو غلام
عدو کو پکڑ کے کشتہ کرین
لڑائی ہونے لگی دہوم دہام
امنگ اپنی دل کی مٹانے لگی
سمجھتے تہی زخمونکو باغ بہار
گل و غنچہ ہوتی تہی زخم بدن
قدم پر قدم آگی دہرتے تہی وہ
گیا بالو اوہہ فوج پر کین کا

اور فتح پائی اسلام کی
اور بہاگا لشکر شیطان کا
اور مقابل ہونا تو فتح کا [illegible]
بخشی ظفر تب اسکو جنگ [illegible]
نفس کا آخر کار
بہون پر ہوئی اور نہی دشمن سے جان
کی بہاگ فوج عدو اور من زمان

اور [illegible] نفس کا
نفس کی [illegible]
[illegible]

۲۲

[illegible]

خرد نے جو دیکھا کہ کار عدو
کھا لشکر اسلام ایکبار گی
کہ تا ہوے آوارہ دشمن تمام
غرض کرکے ہر طرف سے ازدہام
کیا حملہ ہر طرف سے آن کر
چھری گرز شمشیر تیر و کمان
برسنے لگا ہیا چارون طرف
ہوی قتل سردار لشکر فرار
پکڑ لائے نفس تبہ کار کو
گلے بانوں مین طوق و زنجیر ڈال
شہ روح کے لاکی آگے کہا
یہہ حاضر ہے جو چاہی سے کیجئے
برائی کا بدلا برائی ہے یار
بدی کی بناکر کے صورت بھلی
نکر تو خیال اوبدا ہی نیک خو

ہی مغلوب غالب ہے فوج نکو
لڑی حملہ جیسے ہوا وار گی
کرین جیسا چاہین پہر ہم انتظام
مٹانے لگے نفس شیطان کا نام
برسنے لگے او نپہ تیر و تبر
تبر خنجر نیزہ و ہم سنان
عدو کا لگا ہونے لشکر تلف
عزازیل ہی بہاگا ہو بیقرار
سیہ بخت مکار غدار کو
بناکر کے اوسکا بہت تنگ حال
کہی عرض حاضر ہی یہہ بیحیا
کرو قتل یا قید مین دیجئے
نکر ظاہر اور باطن ایک تو شمار
دیکھاوی اگرچہ یہہ نفس دسنے
چلا جا طریق شریعت پہ تو

ہو احسن پہر اتفاق ایک روز
نکالا اسے زندان مین باور دو سوز

وجود ایسے مفسد کا اندر جہان
رہا زندہ گر یہہ تو پہر وقت پا
تو پہر دفع کرنا ہو اسکا محال
وزیر خرد نے بجا لاکر ادب
قرا مین ہے فرماؤ تا جا بجا
نہین مارنا اسکا اب خوب ہے
کرو اب معاف اسکی تقصیر کو
ہو زنجیر شرعی مین یہہ پا ہی بند
رکھو اپنے خدمت مین اسکو سدا
جو سرکش ہو گہوڑا اڑا ہے قیمتی
مگر گہاس اور دانہ کم اوسکو دے
جو ماری اوسے تیرا نقصان ہے
کرے پہلے اوسپر عطا شہریار
غرض اوسکی تقصیر کرکے معاف
ریاضت کی زنجیر پاؤ مین کر

فساد اور فتنہ کا ہیگا نشان
کریگا فساد اور فتنہ بپا
ہے بہتر کہ دو مار کر بہانے تال
کہا عرض ای شاہ والا حسب
خدا عفو کے حلم کو بر ملا
نہ قتل اسکا البتہ اسلوب ہے
اگر حلم ہو طوق و زنجیر کو
سہے حلم کے طوق مین رہ چند
سفر کے لئے اپنا خادم بنا
نہین مارنا اوسکو بہتر کہی
کیا حلم مین تیرے ہمدم رہے
وہ کہ حلم مین تیری حبس رہے
تو پہر پشت پر اوسکی ہو نہی سوار
دیا حلم رسی کا زندان مین صاف
گلے عجز کا طوق ڈالو مگر

عزازیل نے مجھکو یہہ کہہ دیا
میرے کام سیدے کو اولٹا گیا

جو نیکی کا مینے ارادہ کیا
وہین اوسنے آ مجھکو گمراہ کیا

اوسی چہوڑکر اب تو حاضر ہون مین
مخالف کرون شہ کا کافر ہون مین

ہوا اب تو سلطان کا مین مطیع
ولیکن کرون تجھکو اپنا شفیع

کہ سلطان دی مجھکو کچھہ ملک اب
کہ اوس صوبہ مین مین رہون باطرب

مجھے ملک سے شاہ کے با فراغ
ملے قلعہ ہے نام جسکا دماغ

جو ہوے یہہ عنایت تو پہر مین مدام
رہون شہ کی خدمت مین مثل غلام

اگر یہہ شہنشہ نے کی ہے قبول
تو ملک جگر مین کرون مین نزول

کہ روح طبعی کا ہے وہ مکان
مجھے حکم رہنے کا ہووے وہان

جو روح طبعی ہو تابع میرے
تو کچھہ کام میرا نکلتا رہے

مجھے شاہ ان دوسی دی ایک مقام
کرون جا کے وہان اپنا مین انتظام

اطاعت کرون اور رہون او سے جلب
یہہ پیغام جا کر میرا اسنے کہہ

کہا عقل نے نابکار دروغ
سخن کو نہین تیرے ہرگز فروغ

مفید ہے تسپر بہی اندر دماغ
کہے پادشاہی کی لوای کلاغ

کہا نفس نے اے وزیر خرد
تجھے اس سے کیا جو کری ردوکد

وے وقت بیوقت پالکے راہ — طرف دوسرے اپنی کرتا نگاہ

کبہی داؤ لگتا تہا اوسکا اگر — تو کرتا تہا غارت کچہہ اسوقت پر

اسی واسطے ہے نبی نے کہا — کہ ہے نفس دشمن تمہارا بڑا

کرو نفس کی ساتہہ اپنے جہاد — کہ ہیگا جہاد اکبر اس سے مراد

جو مومن کرین کافرین جہاد — کہین اوسکو شرع مین اصغر جہاد

بہانسے نبی نے رجعنا کہا — بیان کر دیا اوسکا مین مدعا

مین تفصیل اور شرح اسکی تمام — بیان کی ہے کہ غزوای نکنیام

کہے ہے عمر تفصیل مین صرف مین — نبی نے کہا اوسکو ایک حرف مین

کہا مین جو کچہہ کہ عمل اسپہ تو — کہ تا روز محشر مین ہو سرخ رو

یہ جو مینے تجہسے بیان کر دیا — نہان راز کو اب عیان کر دیا

کیا کر تو اس پر ہمیشہ عمل — چلا جاوے جنت مین تا بخلل

صدا اپنے دشمن سے ہشیار رہ — فسو خواب غفلت مین بیدار رہ

رہی تیرا دشمن تیری گہات مین — تو رہ تو بہی اسکی خرابات مین

کہڑا ہے عدو جنگ کے واسطے — تو رکہہ اپنے لشکر کو آراستے

رئیسان لشکر کی تو رکہہ خبر — کہ تا پاوی دشمن کے اوپر ظفر

رہی موت ہر دم تری گھات مین · تو مشغول اس اوسکی ہی باتمین

جو ٹھہرا ہے ای یار مرنا تجھے · اس عالم سے آخر گذرنا تجھے

تو غافل ہے پہر کس لئی الغرض · نہین تجھکو اس بات کی کچھ تمیز

یہہ سب ہوگا معلوم مرنیکے وقت · تجھے اس جہان سی گذرنیکی وقت

سوا حسرت افسوس کے ای میان · نہ آویگا کچھ کام اسوقت وہان

تجھے چار نا چار مرنا ضرور · سفر کے لئے توشہ کرنا ضرور

اسیواسطے ہے نبی نے کہا · جہاد اپنے نفس سے کر سدا

رہی ہے یہہ دشمن تری گھات مین · تو غافل ہے کیون اس سے دن رات مین

مخالف ہو جو یار سے راہ مین · اوسی ڈالدی قہر کی چاہ مین

تو کر قتل نفس تبہ کار کو · اور اوسکی تمامی مددگار کو

لڑائی مین رہ اوسکی دن رات چست · نہ غافل ہو اکدم نہ ایک آن سست

بس اس نکتہ پر ختم کی مین کلام · بقول محمد علیہ السلام

کہ اک لحظہ مرنے سے غافل نہو · کبھی مکر دنیا پہ مایل نہو

ہمیشہ تو کر نفس کے برخلاف · کہ اس خار سے ملک تن کو صاف

الٰہی بحق نبی پاک ذات · تجھے بہی ہو اس نفس بد سے نجات

ہزاروں درود اور ہزاروں سلام
پڑہ ان سب پر اور اولادوں پر صبح و شام
رہے تو مجھ مین میری جان پاک
بحق علی او عثمان پاک کر
بحق عمر شاہ والا یقین
بحق ابوبکر صدیق و دین

خاتمۃ الرسالہ

بس اب ہو چکا یہ رسالہ تمام
پڑہو اسکو ایدوستو صبح و شام
پڑہی اور لکہے وکہ ابر عمل
بچے نفس شیطان سے وہ بجل
برے سے بچی سدہ بجو اب دعا

الہی گنہ سب کے اب بخشدے
خصوصًا گنہ مجھ گنہگار کے
کہ مجھسے ہوا کچھ نہ اچھا عمل
نہین نیک عمل کچھ بہی میری پاس آہ
کرم سے میرے کام آسان کر
شراب محبت کا دی مجھکو جام
مئی عشق سے اپنے ایک جام دے
میرا دل غم عشق سے ریش کر
کرے عشق مجھ مین جوش و خروش
رہی دلمین یون آتش عشق یار
میرے دلکو رکھ اپنی جانب رجوع
ہو روشن تیرے نور سے شمع جان
مجھے اپنے صورت مین یون محو کر
مین دیکھون نظر کو اوٹھا کر جدہر
الہی دعا میری ہووے قبول

چھپے پاک کھلے سب بخشدے
فقیر اور حقیر اور تبہ کار کے
رہا خواب غفلت مین مین بخلل
سوا تیرے فضل و کرم کے الٰہ
نظر مجھ پہ رحمت کی ہر آن کر
تو راضی ہو جسمین وہ لے مجھسے کام
اسی درد سے مجھکو آرام دے
یہہ درد و الم بیش سے بیش کر
کہ دلسے قرار اور جا سرسے ہوش
کہ گرمی سے اوسکی نہ پاؤن قرار
کرے مہر رو تیری اوسمین طلوع
کہ دیکھون تیرا آتا جمال ہر زمان
رہی مجھکو اپنی نہ اصلا خبر
سوا تیرے آوی نہ کوئی نظر
بحق نبی اور آل رسول

[illegible]

قیمت فی جلد ۱؍ کاغذ خاکی ۱؍

1-2:　　　　　　　　　　　　　　۲۹۷۴۶

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس تعلیمات، مجلس انتظامی ایک ایک وقت میں دس دس کتابیں لے سکیں گے
بحالت شعبجات و نصاب پانچ کتابیں ایک مہینہ تک رکھ سکیں گے اور عہدہ داران جامعہ

۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ و کلیات ایک وقت میں پانچ پانچ کتابیں ... اور ...
اور اراکین دارالترجمہ دس کتابیں ... دو کتابیں بی۔اے اور تحقیقاتی جماعتوں کے

۳۔ طلبائے ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی ایک وقت میں تین کتابیں اپنے پاس رکھ سکیں گے
کے طلبہ تین کتابیں ... دو ہفتہ ... بی۔اے ... کے طلبہ ... کتاب
طلبہ پانچ کتابیں ... واپس ...

۴۔ مدت مقررہ کے بعد ... فی کتاب روزانہ ... لیا جائیگا۔
ایک آنہ یومیہ فی کتاب دیر کرانے کی پابندی ...

۵۔ بشرط موقع کتابیں گھر لے جانے ... لازم ہے۔
یہ کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے ...

۶۔ کتابیں گم ہوں یا خراب ہو جائیں تو ... ذمہ داری ...
عائد ہوگی۔

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان ... یا ...
نہ لگایا جائے۔

۸۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں
جاری نہ کی جا سکیں گی۔ فقط